بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۳۶	۲۶ رجب ۱۳۸۸ھ ۱۹ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حصولِ اخلاق کیلئے توبہ بڑی محرک اور مؤید چیز ہے

جو اخلاقِ سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ سچے دل کے ساتھ توبہ کرے

"حکماء کے تبدیل اخلاق پر دو مذہب ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ انسان تبدیل اخلاق پر قادر ہے اور دوسرے گروہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ وہ قادر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کسل اور سستی نہ ہو اور ہاتھ پیر ہلاوے تو تبدیل ہو سکتے ہیں۔ مجھے اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ یونانیوں کے مشہور فلاسفر افلاطون کے پاس ایک آدمی آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر اندر اطلاع کرائی۔ افلاطون کا قاعدہ تھا کہ جب تک آنیوالے کا حلیہ اور نقوشِ چہرہ کو معلوم نہ کر لیتا تھا اندر نہیں آنے دیتا تھا اور وہ قیافہ سے استنباط کر لیتا تھا کہ شخص مذکور کیسا ہے کس قسم کا ہے۔ نوکر نے آکر اس شخص کا حلیہ حسب معمول بتلایا۔ افلاطون نے جواب دیا کہ اس شخص کو کہہ دو کہ چونکہ تم میں اخلاق رذیلہ بہت ہیں۔ میں ملنا نہیں چاہتا۔ اس آدمی نے جب افلاطون کا یہ جواب سنا تو نوکر سے کہا کہ تم جا کر کہہ دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ٹھیک ہے۔ مگر میں نے اپنی عادت رذیلہ کا قلع قمع کر کے اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے کہا ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کو اندر بلایا اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ اس سے ملاقات کی بعض حکماء کا یہ خیال ہے کہ تبدیل اخلاق ممکن نہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ملازمت پیشہ لوگ جو رشوت لیتے ہیں جب وہ سچی توبہ کر لیتے ہیں۔ پھر اگر ان کو کوئی سونے کا پہاڑ بھی دے تو اس پر نگاہ نہیں کرتے۔ توبہ دراصل حصولِ اخلاق کیلئے بڑی محرک اور مؤید چیز ہے اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے یعنی جو شخص اپنے اخلاقِ سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

71

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

[redacted]

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

مرکزی امتحانات کے سلسلہ میں مجالس کو ہستی باری تعالیٰ اور سابق کے پرچے بھجوائے گئے۔ نیز ہدایت کی گئی تھی کہ حل شدہ پرچے ایک ہفتہ کے اندر اندر مرکز کو بھجوا دیئے جائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے حل شدہ پرچے موصول ہوئے ہیں قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوا دیں۔ یہ پرچے سالانہ اجتماع تک ضرور پہنچ جانے چاہئیں۔ ورنہ اجتماع کے بعد موصول ہونے والے پرچے قبول نہ کئے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجتماعات کے دوران بروز ہفتہ و اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔ احباب اس امر کا خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مرکزی اجتماع انصار اللہ اور تقسیم انعامات

مجالس انصار اللہ نوٹ فرمالیں کہ مرکزی اجتماع انصار اللہ میں ۲۷ اخاء (اکتوبر) کو صبح کا اجلاس پونے نو بجے کی بجائے انشاء اللہ العزیز ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوگا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد انعامات تقسیم ہوں گے۔ اور اس کے بعد اجلاس کی اصل کارروائی شروع ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے پروگرام میں یہ تبدیلی کی گئی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اخاء ۱۳۴۷ ہش

حفاظت اسلام کا عظیم الشان نظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب ترین ماضی میں پہلے مبعوث ہوئے تھے۔ اور آپ قرآن کریم کے بیان کے مطابق بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ جب آپ کے حالات بھی تاریخ میں ہم کو کسی ترتیب سے نہیں ملتے تو آپ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء علیہم السلام کے متعلق کس طرح مفصل حالات مل سکتے ہیں۔ بائبل میں جو حالات انبیاء علیہم السلام کے ملتے ہیں۔ وہ بھی واقعات کے لحاظ سے سرسری حیثیت رکھتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات تالمود یہودی احادیث کی کتاب میں شاذ کسی قدر ملتے ہیں مگر بائبل اور ان احادیث کی صحت اب یقینی نہیں رہی۔ ہم اس تفصیل میں یہاں جانا نہیں چاہتے مگر حقیقت یہی ہے کہ اسرائیلی انبیاء کے صحیح تاریخی حالات نایاب ہیں۔

اسی طرح دوسرے ملکوں میں مبعوث ہونے والے انبیاء علیہم السلام کے حالات بھی مخدوش حالت میں ہیں۔ اور انہیں محض افسانوی صورت میں ہی ہم حاصل کر سکتے ہیں اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں ہم قرآن کریم کے اصولوں کے مطابق ان عباد اللہ کی زندگیوں سے افسانہ اور توہم کے پردے اٹھا کر ان کا صحیح چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔

الغرض سوائے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی نبی ایسا نہیں ہے۔ جس کے گرد افسانوی ماحول نہ موجود ہو۔ اب بھی کو ختم کرنے کے لئے بڑی کاوش اور محنت درکار ہے۔ اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد بھی ایسا ماحول بنانے کی کوششیں جاری ہیں اگر چونکہ آپ کے صحیح حالات ہم تک پہنچ چکے ہیں۔ اور آپ کی آوردہ کتاب بغیر تغیر و تبدل کے موجود ہے۔ اس لئے آپ کا صحیح چہرہ چھپانے کی کوششیں عارضی حیثیت رکھتی ہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کو رہتی دنیا تک کے لئے اسوہ حسنہ بنایا ہے اور ذکر کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ اس لئے آپ کے حالات میں تحریف و تبدل کی کوششیں ناکام ہوتی رہی ہیں اور ناکام ہوتی رہیں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر نبی اپنی قوم کے لئے اسوۂ حسنہ ہوتا رہا ہے لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام خواہ کسی ملک و قوم میں مبعوث ہوئے ہوں محض مقامی اور زمانی حیثیت رکھتے تھے۔ اس لئے ان کے سوانح حیات کو قائم و دائم رکھنے کی ضرورت صرف عارضی تھی جو اپنے وقت اور مقام تک ہی اثر انداز تھی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت عالمگیر حیثیت رکھتی ہے۔ آپ صرف ایک قوم کے لئے یا خاص وقت تک کے لئے مبعوث نہیں ہوئے بلکہ آپ کی ذات رحمۃ للعالمین اور آپ کی آوردہ کتاب ذکر للعالمین ہے۔ اور اب قیامت تک کوئی شریعت آنے کی ضرورت نہیں رہی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

اس لئے ضروری تھا کہ آپ کی آوردہ شریعت کو قیامت تک کے لئے محفوظ رکھا جاتا اور چونکہ شریعت پر انبیاء علیہم السلام ہی عمل کرکے نمونہ پیش کرتے ہیں اس لئے ضروری تھا کہ آپ کے اسوۂ حسنہ کو قیامت تک کے لئے بعینہٖ محفوظ کیا جاتا۔

قطعات

وہ گرچہ تیری شہ رگ کے قریب ہے
تجھے زندہ خدا پر کب یقیں ہے
بلائے تو مگر کوئی نہ بولے
تو پھر ایسا خدا زندہ نہیں ہے

تری سانس سے اے مسیحِ زمانہ
چھڑا ہے نئی زندگی کا ترانہ
نقوشِ ردا سے سوال اٹھ رہا ہے
مسیحِ زمانہ؟ کہ گزرا فسانہ!

تنویر

جہاں تک مادی حفاظت کا تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے لئے حفاظ پیدا کئے اور بعد میں پریس کی ایجاد نے تحریف و تبدل کا خطرہ بالکل ختم کر دیا۔ قرآن کریم اسی زبان میں جس میں یہ نازل ہوا اب بھی موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔ اسی طرح آپ کا اسوۂ حسنہ یعنی قرآن کریم پر آپ کا عمل کرکے دکھانا اول تو سنت میں پھر جمیع احادیث کی صورت میں چلا آیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس سے بھی بالا اللہ تعالےٰ نے سلسلہ مجددین قائم کرکے قرآن و سنت کی معنویت کو بھی محفوظ کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اور حدیث مجددین کی رو سے اللہ تعالےٰ ایسے عباد اللہ کو مبعوث کرتا رہا ہے۔ جو قرآن کریم کی معنویت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تقلید میں دنیا کے سامنے اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی سے پیش کرتے رہے ہیں۔

یہ ایک عظیم الشان نظام ہے جو اللہ تعالےٰ نے دین کے آخری اور مکمل ایڈیشن کی حفاظت کے لئے قائم کیا ہوا ہے۔ اگر آپ اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ جب کبھی بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ کوئی نہ کوئی اللہ تعالےٰ کا بندہ اس بگاڑ کو دور کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ جس نے اپنی اٹکل یا علم کے زور سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں لوگوں کو صراط مستقیم از سر نو دکھایا ہے آپ کو اس سے کوئی زمانہ بھی خالی نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ فیج اعوج کے زمانہ میں بھی جو اسلام کی تاریخ میں تاریک ترین زمانہ ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی راہ نما شمعیں جگمگاتی رہی ہیں۔ اس لئے نہ تو اسلام کی منزل اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے نقش پا نظروں سے اوجھل ہوئے ہیں۔ اور دین میں جو بگاڑ وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہے ہیں۔ وہ خود بخود بے اثر ہوتے چلے گئے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی راستہ ہمیشہ دیکھنے والوں کو صاف صاف دکھائی دیتا رہا ہے۔

یہ عظیم الشان نظام اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ ہے اس میں ذرا بھی فرق نہیں آتا۔ چنانچہ آج جب بگاڑ اپنی پوری تاریکیوں کے ساتھ پیدا ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اس قائم کردہ عظیم الشان نظام کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اسلام میں جو بگاڑ پیدا ہوتا رہا ہے اس کی وجوہات بہت ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض وہ ہیں جو زمانے کے حالات کی تبدیلی و تغیر کی وجہ سے بعض خود را عقلمند جو نئے مسائل پیدا ہوتے رہے ہیں ان کو الٰہی مقرر کردہ نظام کو چھوڑ کر محض اپنی عقل کے بل بوتے پر حل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور بجائے اصلاح کے بگاڑ کو اور بھی تقویت کا باعث بناتے رہے ہیں۔ آج بھی ایسے عقلمند یہی کر رہے ہیں۔ مگر یہ سب باتیں عارضی ہیں۔ خدا کے گھر میں دیر ہو تو ہو اندھیر نہیں ہے۔ انشاء اللہ مرور وقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کا مقرر کردہ نظام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔ اور انسان حقیقی مقصد حیات کو پالے گا۔

ہمیں مادی ترقی کی رَو میں اخلاقی اقدار اور انسانیت کے نشوو ارتقاء کو کسی حال میں بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے

اگر مادی ترقی کے ساتھ ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو ہمارے سر فخر سے اور اونچے ہو جائینگے

تعلیم الاسلام کالج کے ترقیاتی مذاکرہ میں جناب سیّد قاسم رضوی کمشنر سرگودہا ڈویژن کا صدارتی خطاب

ربوہ ۔۔۔ ۱۴؍ اکتوبر ۱۹۶۸ء کی شام کو تعلیم الاسلام کالج میں عشرۂ ترقیات کے سلسلہ میں منعقد ہونیوالی مجلسِ مذاکرہ میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے محترم جناب سیّد قاسم رضوی صاحب کمشنر سرگودہا ڈویژن نے اس امر پر زور دیا کہ اُن مادی ترقیات کی رَو میں، جو گزشتہ دس سال میں حاصل ہوئی ہیں ہمیں انسان کی تہذیب وتزئین اور انسانیت کے نشوو ارتقاء کو کسی حال میں بھی فراموش نہیں ہونے دینا چاہیئے کیونکہ سچی خوشی اور خوشحالی محض مادی ترقی کو مطمح نظر بنانے سے نہیں بلکہ اخلاقی اقدار اور انسانیت کے نشوو ارتقاء کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر ہم مادی لحاظ سے ترقی کرنے کے ساتھ ساتھ اس ارفع مقصد میں کامیاب ہو جائیں اور اس قابل ہو جائیں کہ ہم عشرۂ انسانیت بھی اسی اہتمام سے منائیں تو ہمارے سر فخر سے اَور بھی بلند ہو جائیں گے۔

یہ مجلسِ مذاکرہ عشرۂ ترقیات کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام کالج کے ہفتۂ تعلیم کے ہمہ جہتی پروگرام کے مطابق کالج ہال میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں کالج کے ممبرانِ اسٹاف، طلباء اور دیگر مقامی احباب کے علاوہ محترم جناب ہمایوں فیض رسول صاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ، محترم جناب ڈاکٹر ارشد ملک صاحب ڈپٹی کمشنر سرگودہا، ایس ڈی ایم صاحب چنیوٹ، ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب چنیوٹ، سول جج چنیوٹ، تحصیلدار صاحب چنیوٹ اور محکمہ اطلاعات کی لائلپور شاخ کے بعض افسران نے بھی اس موقع پر ربوہ تشریف لا کر شرکت فرمائی۔

کمشنر صاحب کی تشریف آوری اور مذاکرہ کا آغاز

محترم سیّد قاسم رضوی صاحب کمشنر سرگودہا ڈویژن پانچ بجے شام سے قبل بذریعہ موٹر کار سرگودہا سے ربوہ تشریف لائے جہاں کالج کے احاطہ میں واقعہ محترم پرنسپل صاحب کی کوٹھی پر محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب قائمقام پرنسپل کی زیرِ قیادت کالج کے ممبرانِ اسٹاف نے آپ کا استقبال کیا۔ وہاں کچھ دیر تبادلۂ خیالات فرمانے کے بعد آپ محترم قائمقام پرنسپل اور ممبرانِ اسٹاف کے ہمراہ کالج ہال میں تشریف لائے جہاں سامعین آپ کی تشریف آوری کے لئے چشم براہ تھے۔ محترم قائمقام پرنسپل کی درخواست پر آپ کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد مجلسِ مذاکرہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے طالب علم منظور الحق نے کی بعدہٗ انہوں نے ہی تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ سُنایا۔

ہمہ جہتی ترقی اور اس کا تفصیلی جائزہ

تلاوت کے بعد علی الترتیب محترم پروفیسر محمد سرور صاحب ایم۔ اے نے "گزشتہ دس سال کے دوران اقتصادی ترقی" کے موضوع پر، محترم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز ی ایم۔ اے، پی ایچ۔ ڈی نے "اُردو کی ترقی" کے موضوع پر، محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی نے "سائنسی ترقی" کے موضوع پر، محترم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی نے "تعلیمی ترقی" کے موضوع پر، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "زرعی ترقی" کے موضوع پر اور محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے "صحافتی ترقی" کے موضوع پر اپنے مقالے پڑھے اور تقاریر کیں جس میں اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ اُن ہمہ جہتی ترقیات کا جائزہ پیش کیا جو گزشتہ دس سال کے دوران پاکستان کو حاصل ہوئی ہیں۔ اس طرح انہوں نے قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں حکومت کے اصلاحی، تعمیری اور ترقیاتی اقدامات اور ان کے دُور رس نتائج پر روشنی ڈالی۔

محترم کمشنر صاحب کا خطاب

آخر میں محترم سیّد قاسم رضوی صاحب کمشنر سرگودہا ڈویژن نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اس مذاکرہ میں ہماری قومی ترقی کے ہر پہلو کا جائزہ لے کر بہت سی خیال انگیز باتیں بیان کی گئی ہیں۔ مَیں اس وقت اس ہمہ جہتی ترقی سے ہٹ کر ایک اَور ہی امر کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

یوں تو اس مذاکرہ میں بڑے بڑے تعمیری اور ترقیاتی اداروں کا ذکر ہوا، اصلاحی قوانین اور ان کے خوشکن نتائج کا ذکر ہوا، صنعتی، اقتصادی، لسانی، سائنسی، تعلیمی، زرعی اور صحافتی ترقی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہوا۔ یہ سب کچھ اپنی جگہ درست اور اہم ہے لیکن مَیں محسوس کرتا ہوں کہ ایک بات ایسی ہے جس کا ذکر نہیں آیا۔ میری مراد اس سے یہ ہے کہ مذاکرہ میں انسان اور انسانیت کا ذکر نہیں ہوا جس کی خاطر یہ سب ترقی ہو رہی ہے۔

انسانیت کا نشوو ارتقاء

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا اگر ہم بڑے بڑے ترقیاتی ادارے قائم کر دیں انہیں سازو سامان سے آراستہ کر دیں لیکن ان اداروں سے فائدہ اٹھانیوالے نہ ہوں تو کیا ان اداروں کے قیام کی غرض پوری ہو سکتی ہے۔ اگر ہم عالی شان مسجدیں بنا دیں لیکن ان کے لئے نمازی میسّر نہ آئیں تو کیا عبادت کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اگر ہم کالج کھول دیں اور ہر سامان وہاں مہیّا کر دیں لیکن تعلیم دینے اور تعلیم حاصل کرنے والے نہ ہوں تو کیا تعلیم کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اگر ہم باسکٹ بال کورٹ بنالیں اور اپنی طرف سے میچ کا اعلان بھی کر دیں لیکن کھلاڑی ہی دستیاب نہ ہوں تو کیا اس سے کھیل کا مقصد پورا ہو جائے گا؟ ان تمام باتوں کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مادی ترقی سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کے لئے خود اُن انسانوں کا بعض صلاحیتوں اور اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے جن کی خاطر مادی ترقی کے ضمن میں یہ سب پاپڑ بیلے جا رہے ہیں۔ پس اس ہمہ جہتی ترقی کے ضمن میں سوچنے اور غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم انسان کی تہذیب وتزئین اور انسانیت کے نشوو ارتقاء کے لئے بھی کچھ کرتے ہیں یا نہیں جس کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جو لوگ تہذیبِ نفس اور ارتقائے انسانیت کو اپنا مطمح نظر بناتے ہیں وہ ٹوٹی ہوئی تلواریں لے کر اور مریل اونٹنیوں پر بیٹھ کر بھی نکلتے ہیں تو شرق وغرب میں اپنا سکّہ بٹھاتے اور دنیا کی کایا پلٹتے چلے جاتے ہیں۔ پھر مادی رنگ میں بھی اس کی مثالیں قریب کے زمانہ میں بھی ملتی ہیں۔ گزشتہ جنگِ عظیم میں جرمنی کے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی سب تعمیر وترقی خاک میں مل کر رہ گئی۔ اسی طرح جاپان پر ایٹم بم گرا اور وہ ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہوا۔ ان دونوں ملکوں میں سب کئے دھرے پر پانی پھر گیا لیکن انسانی جذبہ ختم نہیں ہوا۔ اس کے موجود ہونے کی بدولت جنگ ختم ہونے کے بعد یہ دونوں ملک دیکھتے ہی دیکھتے پھر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔ جتنا کچھ تباہی کی نذر ہوا تھا اُس سے سوا پھر معرضِ وجود میں آ گیا۔ جو لوگ تہذیب نفس اور ارتقاءِ انسانیت کو اپنا مطمح نظر بناتے اور اس کے لئے کوشاں رہتے ہیں وہ وسائل کے سہارے نہیں بلکہ وسائل کے آقا بن کر ہر مشکل پر قابو پاتے چلے جاتے ہیں۔ پس اس ہمہ جہتی ترقی کے ساتھ ساتھ جو گزشتہ دس سال میں ہوئی ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم انسان کی تہذیب وتزئین اور انسانیت کے نشوو ارتقاء کو فراموش نہ ہونے دیں۔

آپ نے بڑے جذبہ سے کہا عشرۂ ترقیات منانے کے ساتھ ساتھ میں خواہشمند ہوں کہ جہاں تک ہم اہلِ پاکستان کا تعلق ہے وہ دن بھی آئے کہ ہم انسان کی تہذیب وتزئین اور انسانیت کے

نشوو ارتقاء کا ہفتہ منائیں۔ جب ہم ایسا عشرہ منانے کے قابل ہوں گے تو ہمارے سر فخر سے اَور بھی اُونچے ہو جائیں گے۔

علم اور اس کی تعریف:۔ محترم کمشنر صاحب نے عشرۂ ترقیات کے سلسلہ میں منائے جانے والے ہفتۂ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے تقریر کے دوران فرمایا اِس میں کیا شک ہے کہ تعلیم کو عام کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا گیا بایں ہمہ بحیثیت پاکستانی شہریوں کے جہاں تک ہمارا تعلق ہے مَیں محسوس کرتا ہوں ہم اِس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اُٹھا رہے۔ اگر دیکھا جائے تو ہمارے تعلیمی ادارے ایک قسم کے اطلاعاتی مراکز ہیں۔ اساتذہ کچھ باتوں سے باخبر ہوتے ہیں وہ اطلاع کے رنگ میں ان باتوں کو طلباء تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ بے خبر سے باخبر ہونا بہتر ہے لیکن محض اطلاع کے رنگ میں ایک چیز حاصل کر لینا علم نہیں کہلاتا اطلاع کو علم بنانے کے لئے فکر و نظر، تحقیق و تدقیق اور تجسّس و تلاش اور اخذ نتائج کی ضرورت ہے۔ علم سے بڑھ کر وجدان کا درجہ ہے جہاں اطلاع کو علم بنانے کے لئے فکر کی ضرورت ہے وہاں فکر کو وجدان کی منزل تک پہنچانے کے لئے رُوح کی ضرورت ہے، قلب کی ضرورت ہے۔ مَیں اِس وقت رُوح اور قلب کی بات نہیں کروں گا کیونکہ اِس معاملہ میں آپ خود اپنے رہبر ہیں لہذا مَیں اِس سے ورلی سیڑھی یعنی علم کے حصول تک اپنے آپکو محدود رکھوں گا۔ مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ محض اطلاع علم نہیں کہلا سکتی اطلاع کو علم کا درجہ دینے کے لئے فکر سے کام لینا ضروری ہے۔ جب تک آپ اطلاع کو فکر کی کسوٹی پر پرکھ کر اسے علم نہیں بنائیں گے آپ عالم نہیں بن سکیں گے۔

آپ نے اِس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ تعلیم پر بے انداز روپیہ خرچ کرنے اور حتی الامکان زیادہ سے زیادہ تعداد میں تعلیمی ادارے کھولنے کے باوجود اکثر و بیشتر نہ ہمارے موجودہ اساتذہ نے اطلاع کو علم میں تبدیل کیا ہے اور نہ طلباء میں حاصل کردہ اطلاع کو فکر کی کسوٹی پر پرکھ کر اسے علم بنانے کی صلاحیّت پیدا ہوئی۔ آپ نے فرمایا جب خود اساتذہ ہی علماء کے زمرہ میں شامل نہ ہوں تو طلباء کیسے علم سے آراستہ ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیمی نتائج کی شرح سال بہ سال گر رہی ہے۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم موجودہ تعلیمی ترقی سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم اطلاع اور علم کے باہمی فرق کو سمجھیں اور خود صحیح معنوں میں علم سے آراستہ ہو کر دوسروں کو بھی اس سے آراستہ کریں۔

طمانیت اور اس کا حصول:۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم کمشنر صاحب نے ہمہ جہتی ترقی سے غلط طور پر فائدہ اٹھانے کے نتیجہ میں پیدا ہونیوالی ایک اَور خرابی کی بھی نشاندہی فرمائی۔ آپ نے فرمایا مادی ترقی سے متاثر ہو کر ہم نے بالعموم دولت کو بہت اہمیّت دینی شروع کر دی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ دولت اور زیادہ سے زیادہ آرام و آسائش کی چیزیں حاصل کریں اور زندگی کا جتنا زیادہ ممکن ہو لُطف اٹھائیں۔ حالانکہ اگر ہم سوچیں اور غور کریں تو آرام و آسائش کے موجودہ سامان اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ آرام و آسائش کے موجودہ سامان اہلِ دُنیا کو گزشتہ دو سَو سال کے اندر ملے ہیں۔ اگر ہم دو سَو سال پیشتر کے زمانہ پر نظر دوڑائیں تو ان میں سے کوئی ایک چیز بھی موجود نہ تھی۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ عیش و آرام کے موجودہ وسائل کی عدم موجودگی میں دو سَو سال پہلے کے انسانوں کو خوشی اور خوشحالی میسّر نہ تھی اور وہ محرومِ ازلی ہی تھے۔ اسی طرح آئندہ دو سَو سال بعد آرام و آسائش کے جو سامان معرضِ وجود میں آئیں گے انہیں آج ہم خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتے۔ آرام و آسائش اور زندگی کی اُن سہولتوں سے فائدہ اُٹھانے والے جب تصوّر کی آنکھ سے ہمارے حالات کا جائزہ لیں گے تو وہ یہی سوچیں گے کہ ہم سے دو سال پہلے کے لوگ تو خوشی و خوشحالی سے یکسر محروم تھے۔ اِس نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو اِس دُنیا میں بسنے والے ازل سے ہی محرومیوں کا شکار چلے آ رہے ہیں۔ اور یہ بالبداہت غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سچّی خوشی اور خوشحالی آرام و آسائش کے اِن سامانوں میں نہیں بلکہ دِل کے استغناء میں ہے۔ جب آرام و آسائش کے موجودہ سامان ناپید تھے تب بھی لوگ اخلاقی اقدار اور استغناء کی بدولت ہی سچّی خوشی اور خوشحالی سے ہمکنار ہوتے تھے اور آج بھی اِن سامانوں کے ہوتے ہوئے سچّی خوشی اور خوشحالی جسے ہم طمانیّتِ قلب سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں اخلاقی اقدار اور استغناء کے نتیجہ میں ہی میسّر آ سکتی ہے۔ پس موجودہ مادی ترقی سے اِس رنگ میں فائدہ اُٹھانا ضروری ہے کہ اِس ترقی کی چکا چوند میں ہم اخلاقی اقدار اور انسانیّت کی نشوو ارتقاء کو فراموش نہ ہونے دیں۔ برخلاف اِس کے اگر ہم دولت کے پیچھے ہی بھاگتے رہے اور اسی میں خوشی اور خوشحالی تلاش کرتے رہے تو سچّی خوشی اور خوشحالی ہمیں کبھی میسّر نہ آ سکے گی اور ہم سب کچھ رکھنے کے باوجود محرومی کے ایک شدید احساس کا شکار ہو کر رہ جائیں گے۔ طمانیّت احساسِ محرومی کے تحت نہ ماحول کی مخالفت کرنے سے مل سکتی ہے اور نہ زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی غرض سے ماحول سے موافقت پیدا کرنے سے ہی ہم طمانیّت سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ طمانیّت اُس وقت ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ ہم استغناء اور قناعت کے اوصاف سے متصف ہوں اور دولت کو ضرورت سے زیادہ اہمیّت نہ دیں۔ ورنہ ہم اپنی ترقی کو ترقیٔ معکوس میں تبدیل کرنے والے ہوں گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔

اِس پُر مغز و پُر اثر خطاب کے بعد یہ مجلسِ مذاکرہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

وقفِ جدید میں اطفال کا چندہ الگ نوٹ کیا جائے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس امر پر خاص زور دیا ہے کہ وقفِ جدید کی مالی ذمّہ داری کا بوجھ بچّے برداشت کریں۔ چنانچہ اِس ضمن میں متعدد اعلانات خاکسار کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں تاہم ابھی تک درجنوں جماعتیں ایسی ہیں کہ جو بچّوں کا چندہ بالغان کے چندہ کے ساتھ ہی بھجوا دیتی ہیں البتہ خط و کتابت کرنے کے بعد یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ فلاں جماعت کی طرف سے جو رقم آئی تھی اس میں اس قدر حصّہ اطفال کا تھا۔

اِس ضمن میں یہ نہایت ضروری امر ہے کہ جماعتیں ازراہِ کرم بچّوں کا چندہ اور اس کی تفصیل دفتر وقفِ جدید میں واضح طور پر الگ بھجوائیں۔ خزانے میں رقم بھجواتے وقت صرف یہ لکھ دینا کافی ہے کہ یہ رقم وقفِ جدید بہ سلسلہ چندہ اطفال ہے مگر چندہ اطفال کی تفصیل دفتر وقفِ جدید میں الگ آنی چاہیئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطفال میں یہ ذمّہ داری اٹھانے کی صلاحیت کہاں تک پیدا ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے بڑوں اور بچّوں دونوں کو یہ ذمّہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواستِ دعا

میری چھوٹی بہن حمیدہ بیگم اہلیہ ای۔ کے۔ چوہدری شاہنواز لمیٹڈ پشاور میں بیمار ہیں۔ ان کی عیادت کے لئے مَیں وہاں گئی اور خود بھی بیمار ہو گئی۔ جُملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہم دونوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

زہرہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب
دار الصدر ربوہ

ولادت

ہم بہن بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز سوموار مطابق ۲۳ تبوک ۱۳۴۷ ہش بوقت نمازِ مغرب تیسرا بھائی عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے راشد ربانی محمود رکھا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار پروین رعنا بنت شیخ خادم حسین صاحب ڈپٹی ٹریڈ سیکشن آفیسر۔ بدر لاج فیکٹری ایریا۔ ربوہ

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۵-۲۶-۲۷ اخاء/اکتوبر) میں نوجوان بھی کثرت سے شریک ہوتے ہیں

قائد عمومی
مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ

حضرت حافظ ملک محمد صاحبؓ کا ذکر خیر 73

(از ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میرے تایا جان حضرت حافظ ملک محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ والد ماجد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے عمر میں ان سے چھ سال بڑے تھے۔ دونوں کی آپس میں بہت محبت تھی۔ حضرت حافظ صاحب میرے والد صاحب کو بہت عزیز سمجھتے تھے اور ان کی باپ کی طرح دیکھ بھال کرتے تھے۔ اُن کے ہر دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے تھے۔ بچپن میں دونوں نے قرآن کریم اکٹھے مسجد میں پڑھنا شروع کیا۔ حضرت حافظ صاحب نے تو قرآن کریم حفظ کر لیا اور والد صاحب نے ناظرہ ختم کیا۔

حضرت حافظ صاحبؓ اپنے بڑے بھائی حضرت محمد یوسف صاحب مرحوم کے ذریعے ۹۵-۱۸۹۴ء میں بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۸۹۷ء میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر دستی بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت مسیح موعود کو پہلی بار جلسہ جوبلی ملکہ وکٹوریہ کے موقعہ پر آپ نے دیکھا دیگر احباب کے ساتھ شامل ہو کر انہیں حضور کی معیت میں کھانا کھانے کا بھی موقعہ ملا۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضور نے بہت کم کھانا کھایا۔ پلاؤ کے چاولوں میں سے گوشت کی بوٹیاں چن چن کر خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کو دیتے جاتے تھے

دونوں بھائیوں کے اسماء روئیداد جلسہ جوبلی میں اسمائے حاضرین میں یوں مرقوم ہیں۔

۴۷۔ محمد یوسف خاں صاحب ڈاکٹر سکونت ریاست پٹیالہ (چندہ عہ)

۴۸۔ حافظ ملک محمد صاحب "(چندہ ۱۰)"

یہ اجتماع ۲۰ جون تا ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو ہوا تھا۔ حضور تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ان تمام دوستوں کے نام درج کئے جائیں گے جو تکالیف سفر اٹھا کر اس جلسہ کے لئے قادیان میں تشریف لائے اور اس سخت گرمی میں اس خوشی کے جوش میں مشقتیں اٹھائیں یہاں تک کہ بباعث ایک گروہ کثیر جمع ہونے کے اس قدر چارپائیاں نہ مل سکیں تو بڑی خوشی سے تین دن اکثر احباب زمین پر سوتے رہے۔ جس اخلاص اور محبت اور صدق دل کے ساتھ میری جماعت کے معزز اصحاب نے اس خوشی کی رسم کو ادا کیا میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں"

یہ چندہ غرباء کی دعوت و عیدہ کے لئے جمع ہوا تھا۔

حضرت حافظ صاحب بیان کرتے تھے کہ اس کے بعد میں متعدد بار قادیان گیا۔ لیکن واقعات یاد نہیں رہے۔ حضرت چھوٹی مسجد میں نماز پڑھا یا رہے جس میں ایک صف میں بمشکل چھ آدمی کھڑے ہو سکتے تھے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نماز پڑھایا کرتے تھے حضرت مولوی صاحب کی خوش الحانی اور آواز کی بلندی دل پر خاص اثر کرتی تھی آپ بیان کرتے تھے کہ ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ پر مجھے اور بھائی محمد یوسف صاحب کو اور چھوٹے بھائی (حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ) کو قادیان آنے کا موقعہ ملا۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہوا۔ کہ ہم گھر سے اس گاڑی کا سے بارہ گھنٹے پہلے روانہ ہو گئے جس گاڑی پر پٹیالہ سے راجپورہ اور راجپورہ سے امرتسر تک جایا کرتے تھے۔ اس لئے بفضلہ تعالیٰ ہم اس حادثہ سے بچ گئے جو کہ دو ٹرینوں کے تصادم سے لدھووال سٹیشن کے قریب ہوا تھا۔ اس جلسہ میں جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصیٰ میں پچھلی صف میں منبر کے قریب ہم تینوں بھائی بیٹھے تھے۔ کہ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے سامنے اگلی صف میں آکر بیٹھ گئے۔ میری دلی خواہش تھی کہ حضور کو قریب سے دیکھ لوں سو یہ خواہش پوری ہو گئی۔ فالحمد للہ۔

جس وقت حضور سامنے بیٹھے تھے تو مہمان دوستوں میں سے بعض نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور ہم سات احمدی بھائیوں پر خاص فضل ہوا ہے وہ اس طرح سے کہ ہم ساتوں احمدی بھائی دہلی کی طرف سے امرتسر کی طرف قادیان کے لئے سفر کر رہے تھے جب ہماری گاڑی لدھیانہ پہنچی تو ہم اس خیال سے وہاں اتر گئے کہ لدھیانہ کے احباب کے ساتھ مل کر قادیان کو چلیں گے۔ جب ہماری چھوڑی ہوئی گاڑی آگے گئی تو لدھووال سٹیشن کے قریب اس کا تصادم ہو گیا اور سینکڑوں جانیں ضائع ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پگڑی کا سرا دہن مبارک کے آگے کر لیا اور مسکرائے اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دوستوں کی حفاظت فرمائی"۔

نیز بیان کرتے تھے کہ حضور کی بیعت کے شرف سے اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کی مسموم ہوا سے محفوظ کر لیا۔ اور اپنے در کا گدا بنائے رکھا۔ غربا کی تکلیفوں کے اٹھانے کی ہمت بخشی۔ بیوی اور بچوں کی خدمت کی توفیق دی۔ دوستوں کے ساتھ دوستی نبھانے کی توفیق ملی۔

حضرت حافظ صاحب کے دوستوں میں مندرجہ ذیل بزرگ شامل رہے ہیں حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ نواب اکبر یار جنگ صاحب مرحوم حضرت محمد افضل صاحب پٹیالوی اور خان صاحب عبدالحکیم صاحب نوری مدفون بہشتی مقبرہ قادیان۔

آپ بیان کرتے تھے کہ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے عمر بھر تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا چھ ماہ تک آنریری طور پر ملکانوں میں تبلیغ کی توفیق ملی میرے ذریعہ بہت سے احمدی ہوئے صرف علاقہ ملکانہ میں باون مرد و زن میرے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ملکانوں میں تین لوگوں کو میں نے قرآن مجید بھی پڑھایا۔ جب میرے ذریعہ ہونے والے احمدی قادیان آتے تو مجھے کندھوں پر اٹھا لیتے باوجودیکہ میری تعلیم بہت تھوڑی تھی۔ مگر احمدیت کے طفیل مجھے باعزت روزگار نصیب ہوا۔ ریاست پٹیالہ کے ناظم صاحب مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور مجھ پر بہت اعتبار کرتے تھے۔ اسلئے میری ملازمت قائم رہی۔ اور آمدنی بھی گزارہ کے لائق ہوتی رہی۔

آپ کی شادی اپنی پھوپھی صاحبہ کی بیٹی رحیم النساء صاحبہ سے ہوئی جو احمدی تھیں۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۸ء میں بمقام لاہور فوت ہوئیں۔ اور وہیں دفن ہوئیں

میرے والد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب فرماتے تھے کہ حافظ صاحب کی زندگی ہمیشہ متوکلانہ رہی ہے۔ آپ نے طبیعت بڑی فیاض اور دوست نواز پائی ہے۔ جہاں جہاں آپ کا قیام رہا لوگ آپ کو یاد کرتے ہیں آپ کے وہاں سے چلے جانے پر افسوس کا اظہار کرتے تھے۔ ۱۹۲۳ء میں نصف سال تک علاقہ ملکانہ میں تبلیغ کی۔ اس عرصہ میں آپ کا کاروبار جو پٹیالہ میں تھا بگڑ گیا اور آپ درویش ہو کر پٹیالہ آ بیٹھے۔ پھر سیدنا حضرت المصلح الموعود کے منشاء سے حیدرآباد دکن چلے گئے۔ اور دس بارہ سال وہاں قیام کیا۔ پھر قادیان آگئے۔ اپنے سب سے چھوٹے بھائی محمد ظہور صاحب کو بچوں کی طرح اپنے ساتھ رکھا۔

۳۶-۱۹۲۵ء میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا قادیان سے دہلی تشریف لے گئیں۔ اس وقت حضرت حافظ صاحب بھی دہلی میں مقیم تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت اماں جان کا قیام دہلی میں ایک یا دو ماہ رہا۔ جہاں کہیں دہلی شہر میں آپ کسی احمدی یا اپنے رشتہ داروں کے گھرانے میں تشریف لے جاتیں تو مجھے ساتھ لے جاتیں میں بگھی یا تانگے میں آگے بیٹھ جاتا تو آپ اپنی دو تین نوکرانیوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ جایا کرتی تھیں

قادیان کے لئے جب حضرت اماں جان دہلی سے روانہ ہونے لگیں تو حضرت حافظ صاحب سے فرمایا کہ آپ اب ہمیں قادیان چھوڑ کر آئیں۔ چنانچہ آپ تیار ہو گئے دہلی سے روانہ ہو کر راستے میں پانی پت میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاں چند یوم حضرت اماں جانؓ نے قیام فرمایا۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے تھے کہ جب ہم حضرت میر صاحب کے گھر پہنچے تو حضرت اماں جان گھر کے اندر داخل نہ ہوئیں۔ جب تک کہ میرے لئے باہر کے کمرے میں قیام کا انتظام نہ ہو گیا اور پھر اندر سے پہلے میرے لئے ناشتہ بھجوایا اور اس کے بعد خود ناشتہ کیا۔

پانی پت سے قادیان کے لئے حضرت اماں جان روانہ ہوئیں۔ جس دن بٹالہ سے قادیان آنا تھا۔ اس دن حضرت المصلح الموعود کے بعض صاحبزادگان میرے والد صاحبؓ کے ہمراہ قادیان سے باہر موڑ تک حضرت اماں جان کے استقبال کے لئے گئے میں بھی ساتھ تھا حضرت اماں جان موٹر کار پر تشریف لے آئیں والد صاحب کو دیکھتے ہی حضرت اماں جان نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب! میں آپ کے بھائی حافظ صاحب کو ساتھ لے آئی ہوں"۔

حضرت حافظ صاحب قرآن کریم بہت خوش الحانی سے اور صحت کے ساتھ تلاوت فرمایا کرتے تھے چنانچہ نومبر ۱۹۵۰ء میں ربوہ میں جب میری ہمشیرہ سلیمہ بیگم کی تقریب رخصتانہ ہوئی تو اس تقریب کے موقعہ پر حضرت حافظ صاحب نے تلاوت فرمائی جب آپ نے تلاوت ختم کی تو حضور نے فرمایا "اتنا صحیح قرآن میں نے آج تک کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا اور حافظ صاحب سے پوچھنے لگے کہ ایسی صحت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا کس سے سیکھا۔ اس وقت میرے والد صاحبؓ نے جواباً عرض کی کہ: دہلی سے خاص قاری منگوائے گئے تھے۔ انہیں سے حافظ صاحب نے قرآن کریم پڑھا اور حفظ کیا تھا۔

مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۶۸ء کو شام کے ۸ بجے حضرت حافظ صاحب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے۔ جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ اس ادارے کے لئے بعض دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض دوست کا ہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

روپے

۱۔ مکرم محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب — ۰۰—۲۵ ماہوار
۲۔ " " صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب — ۰۰—۵ "
۳۔ " " سید عبد الرزاق شاہ صاحب — ۰۰—۵ "
۴۔ " " مولوی سلطان محمود انور صاحب — ۰۰—۵ "
۵۔ " " مرزا غلام احمد صاحب — ۰۰—۱ "
۶۔ " " چوہدری عبد الواحد صاحب بذریعہ وکالت مال ثانی — ۰۰—۱۰ "
۷۔ مکرمہ محترمہ جنابہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ — ۰۰—۱۰ "
۸۔ " " صاحبزادی امۃ البشریٰ صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحومہ بچی خدیجہ کی طرف سے — ۰۰—۵ "
۹۔ " " بیگم صاحبہ مکرم جناب ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودہا — ۰۰—۱۰ "
۱۰۔ احباب جماعت احمدیہ محلہ دار البرکات ربوہ بذریعہ مکرم عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال — ۰۰—۱۰

۱۱۔ مکرم محترم جناب چوہدری مسعود احمد صاحب ابن محترم جناب چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان — ۰۰—۱۰
۱۲۔ مکرم محترم جناب قاضی عبد السلام صاحب دار الصدر ربوہ — ۵۰—۱۲
۱۳۔ " " " عبد الستار صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ — ۰۰—۱
۱۴۔ " " " ملک عبد الرب صاحب گولبازار ربوہ — ۰۰—۵
۱۵۔ " " " محمد سلیم صاحب دار الصدر غربی " — ۵۰—۱
۱۶۔ مکرم محترم جناب عبد الرحمان صاحب جنید نائب ناظر بیت المال منجانب والد حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل — ۰۰—۲۰
۱۷۔ مکرم محترم جناب عبد السلام صاحب مانچسٹر یال بذریعہ مکرمہ محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ — ۰۰—۲۰۰
۱۸۔ احباب جماعت احمدیہ لائلپور بذریعہ محترم جناب شیخ محمد یوسف صاحب — ۱۳—۲۵۲
۱۹۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ محترم جناب میجر منظور الحسن صاحب لائلپور — ۰۰—۵
۲۰۔ احباب جماعت احمدیہ گوجرہ بذریعہ مکرم جناب محمود احمد صاحب سیکرٹری مال — ۰۰—۳۰
۲۱۔ " " چک ۵۲ گ ب " " علی محمد صاحب " — ۰۰—۵
۲۲۔ مکرم محترم جناب شیخ عبد اللطیف صاحب پراچہ بذریعہ مکرم محترم جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودہا — ۰۰—۱۰۰
۲۳۔ مکرمہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب بذریعہ " — ۰۰—۲۰
۲۴۔ مکرم محترم جناب شیخ محمد اکرم صاحب پراچہ " " — ۰۰—۱۸
۲۵۔ مکرمہ محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ بنت محترم جناب ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب " — ۰۰—۱۰
۲۶۔ مکرم محترم جناب عبد الرحیم صاحب " " — ۰۰—۷
۲۷۔ مکرمہ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب " — ۰۰—۶
۲۸۔ " " مسز قدیر اختر صاحبہ " " — ۰۰—۵
۲۹۔ " " امۃ السلام صاحبہ " " — ۰۰—۵
۳۰۔ مکرم محترم جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ " " — ۰۰—۵
۳۱۔ " " ابو محمد عالم صاحب " " — ۰۰—۵
۳۲۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ بشارت احمد صاحب " " — ۰۰—۳
۳۳۔ " " نواب بی بی صاحبہ " " — ۰۰—۳
۳۴۔ مکرم محترم جناب چوہدری غلام دستگیر صاحب " " — ۵۰—۱
۳۵۔ " " عبد المالک صاحب زرگر " " — ۰۰—۱
۳۶۔ " " مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل " " — ۰۰—۱

(باقی)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والے مخلصین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن مخلصین کو سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ ادا فرمایا ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دیگر مخلصین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ لجنہ اماء اللہ مارکے بھگت ضلع سیالکوٹ — ۰۰—۵۵
۲۔ جماعت احمدیہ کھرپا بذریعہ چوہدری محمد حسین صاحب — ۰۰—۱۰
۳۔ محترمہ مسز عابدہ پروین صاحب زوجہ شکار پور سندھ — ۰۰—۱۰
۴۔ جماعت احمدیہ اخوت آباد بذریعہ مکرم عبد الرحیم خانصاحب — ۵۰—۱۵
۵۔ حلقہ سول لائن لاہور بذریعہ ملک عبد المالک صاحب — ۰۰—۷
۶۔ جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ بذریعہ پیر محمد اختر صاحب — ۵۰—۳
۷۔ حلقہ باغبانپورہ لاہور بذریعہ چوہدری عبد الرحمان صاحب — ۰۰—۱۲
۸۔ دوکاندار ان گولبازار ربوہ بذریعہ مردار عبد الحق صاحب شاکر — ۱۲—۶۸
۹۔ لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازیخاں — ۰۰—۱۴
۱۰۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب سنوری — ۰۰—۲۱۷

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ضرورت اور اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوتی ہے"

(الفضل ۲۲ شہادت ۱۳۳۰ہش)

حضورؓ کی بیان فرمودہ غرض وغایت کی تکمیل میں ہی مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اسلئے سب مجلس کے جملہ عہدیداران و کارکنان پر لازم ہے کہ وہ اطفال کی عمدہ تربیت کا خاص خیال رکھیں اور مرکزی ہدایات و پروگرام کے مطابق خاص توجہ اور محنت سے اپنے فرائض ادا کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مخلص کارکنان کو اسکی توفیق دے اور نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری چچی جان آجکل بہت بیمار ہیں اور سرگودہا کے ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام، بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔ (محمد جمیل پردیسی)

۲۔ خاکسار پیم اکتوبر کو دیوار سے گر گیا تھا۔ جس سے کمر پر سخت چوٹ آئی اور بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بازو پر پلستر لگا دیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے جلد شفا بخشے آمین ثم آمین۔ سلیم اختر سلطانپورہ لاہور

دعائے مغفرت

برادرم مکرم لالہ شمشیر خان صاحب جو کہ کارکن دفتر اصلاح و ارشاد مقامی مورخہ ۶۸/۹/۲۳ بروز سوموار فوت ہو گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی بیوی اور بچوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (محمد اکرم کارکن دفتر بہشتی مقبرہ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

عوام کو خود غرض لوگوں کے ہتھکنڈوں سے خبردار رہنا چاہیئے

لاہور ۱۷ ؍ اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے عوام کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ایسے عناصر سے ہوشیار رہیں جو اپنے ذاتی اغراض سیاسی مفادات کی خاطر وحدت مغربی پاکستان کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں اور اس کے متعلق آئے دن طرح طرح کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ گورنر نے کل ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا کہ آج سے تیرہ سال قبل جس وحدت کا قیام عمل میں آیا تھا وہ پاکستان کے داخلی استحکام کے لئے ناگزیر ہے۔ غیر ملکی حکمرانوں نے اپنے مفادات کے لئے اس علاقہ کو مختلف صوبوں میں تقسیم کر رکھا تھا لیکن پاکستان جس نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا تھا اس کا تقاضہ یہ تھا کہ ملک میں ایک وحدت قائم ہو لیکن افسوس ہے کہ وہ انتشار پسند عناصر جو پہلے وحدت کے حامی تھے جب اقتدار سے الگ کر دیئے گئے تو وہ اس کے مخالف ہو گئے لیکن انہیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ عوام صوبائی عصبیتوں علاقائی اختلافات اور رنگ و نسل کے امتیازات کو ختم کر چکے ہیں۔ اور اب وہ ان مفاد پرستوں کے جال میں نہیں پھنسیں گے جو اپنی سیاسی غراض کی خاطر صوبائی وحدت کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔

گورنر مغربی پاکستان نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس سال اکتوبر کا مہینہ ہمارے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ اس ماہ دس سالہ تعمیر و ترقی کی تقریبات عروج پر پہنچ گئیں جو دور ہمارے ملک کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ کیونکہ ملک کو داخلی طور پر سیاسی اور اقتصادی استحکام حاصل ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر ہماری خارجہ پالیسی دوستی اور مفاہمت کے نئے دور کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اس ماہ کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی اجاگر ہو جاتی ہے کہ آج سے تیرہ برس قبل مغربی پاکستان کے عوام نے صوبائی عصبیت علاقائی اختلاف اور رنگ و نسل کے امتیازات کو ختم کرنے کے لئے سامراجی کی تشکیل کردہ انتظامی حدود کو ختم کر دیا اور وحدت مغربی پاکستان وجود میں آئی۔ مختلف صوبوں کے انضمام سے سب سے اہم نتیجہ یہ نکلا کہ اب مغربی پاکستان کے تمام علاقے صوبے کے مشترک مالی وسائل سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اب ایسے ایسے عظیم الشان منصوبے تعمیر ہو رہے ہیں جو پہلے چھوٹے صوبوں کی استطاعت سے باہر تھے مغربی پاکستان نہ صرف آئینی اور سیاسی حقیقت ہے بلکہ پاکستان کے استحکام قوم کی یکجہتی اور تعمیر و ترقی کے لئے ناگزیر ہے ✠

پاکستان سلامتی کونسل سے مطالبہ کریگا

لاہور ۱۷ ؍ اکتوبر۔ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے کہا ہے کہ اگر بھارت کی ہٹ دھرمی جاری رہی تو پاکستان سلامتی کونسل سے مطالبہ کریگا کہ وہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے بارے میں اپنے وعدے پورے کرے۔ وہ نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے بعد کل راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل میں اس مسئلہ کو دوبارہ اٹھانے سے پہلے پاکستان اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی حمایت حاصل کرنے کے لئے سفارتی سطح پر اقدامات کرے گا۔ انہوں نے پاکستان کے اس موقف کا پھر اعادہ کیا کہ وہ عربوں کی حمایت جاری رکھے گا۔

میاں ارشد حسین نے بتایا کہ انہوں نے اقوام متحدہ میں قیام کے دوران مختلف رکن ممالک کے وزراء خارجہ اور ادارہ کے ارکان سے تفصیلی گفتگو کی اور انہیں بتایا کہ بھارت کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ انہوں نے وزرائے خارجہ کو یہ بھی بتایا کہ ستمبر ۶۵ء کی جنگ کے بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی کے اعلان اور فوجوں کی واپسی کے فیصلہ پر سلامتی کونسل نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان جھگڑے کی بنیادی وجہ اور جموں و کشمیر کے تنازعہ پر غور کرے گی ✠

ضرورت

احمدیہ گرلز ہائی سکول شہر سیالکوٹ کے لئے چپڑاسی کی ضرورت ہے تعلیمیافتہ کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ -/۶۵ روپے ماہوار ہوگی رہائش کیلئے جگہ دی جائیگی ۔۔۔ درخواست پریذیڈنٹ جماعت کی مصدقہ ہو اور ۲۵ ؍ اکتوبر ۶۸ء تک ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے۔

مینیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول شہر سیالکوٹ

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت فنڈ تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت بھی کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنیوالے احباب

اخبار "الفضل" سلسلہ حقہ احمدیہ کا ترجمان ہے اس کا مطالعہ جہاں احمدی احباب کے ازدیاد ایمان کا باعث ہے وہاں "الفضل" کے ذریعہ دیگر لوگوں کی احمدیت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہتا ہے اس لئے مخلصین جماعت نہ صرف شوق سے اپنے نام ہی "الفضل" جاری کراتے ہیں بلکہ غیر از جماعت اصحاب کے نام بھی جاری کروا کر ثواب حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں اس امر کی انتہائی خوشی ہے کہ نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کے ذریعہ مختلف مقامات پر توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں کافی حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں جن اصحاب نے دوسروں کو تحریک کرنے کی غرض سے نمائندہ الفضل کے ساتھ تعاون کیا ہے ان میں سے بعض کے نام ہم "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں دے چکے ہیں آج کی اشاعت میں مزید اصحاب کے نام بطور شکریہ درج کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان مخلصین کو آئندہ بھی نیک کاموں میں تعاون کی توفیق بخشے اور ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(۱) مکرم ملک نصیر احمد صاحب ساہیوال
(۲) " ملک محمد لطیف صاحب بی۔ اے "
(۳) عزیز ملک عبد العظیم صاحب "
(۴) محترمہ نائب صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ساہیوال
(۵) مکرم صوفی غلام رسول صاحب چک ۱۱-۶ ایل
(۶) " سید اعجاز مبارک صاحب بی۔ اے "
(۷) " حکیم خلیل احمد صاحب وہاڑی منڈی
(۸) " ماسٹر محسن الدین صاحب عارف والہ

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودہا تا لاہور	۴-۳۰	۴-۴۵	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۲۰	۱۲-۱۵ بجے دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودہا	۴-۰۰	۴-۴۵	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بجے دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۵-۰۰	۵-۴۰
سرگودہا تا گوجرانوالہ	۸-۱۵	۹-۱۵	۱-۴۵ بجے دوپہر														
گوجرانوالہ تا سرگودہا	۸-۱۵	۹-۳۰	۱-۴۵ بجے دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں

محمد علی ظفر
برائے مینیجر

اِسلام نے دُعا کو نماز کا مغز قرار دیا ہے اسی لئے نماز دُعاؤں کا ایک مجموعہ ہے

دُعا اپنے اندر ایک مقناطیسی اثر رکھتی ہے۔ اور بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کی غایت کو پورا کرنے والے ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ:-

"دوسرا اصل اسلام نے نماز کی غایت کو حاصل کرنے کا یہ تجویز کیا ہے۔ کہ دُعا کو نماز کا مغز قرار دیا ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔

دُعا نماز کا مغز ہے۔ اور دعا اپنے اندر ایک ایسی مقناطیسی اثر رکھتی ہے کہ ایک طرف تو بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے اور دوسری طرف اس کے لئے ایسے سامان بہم پہنچا دیتی ہے کہ جن سے وہ گناہوں سے محفوظ رہ سکے۔ جب ہماری عبادتوں اور التجاؤں کو والدین اور حکام دُنیا بھی قبول کرتے ہیں تو کیونکر خیال کیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں کی دعاؤں کو رد کر دے گا۔ پس نماز کیا ہے؟ دُعاؤں کا ایک مجموعہ ہے جس سے ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور دوسری طرف دُعائیں قبولیت کا درجہ حاصل کر کے انسان کی ہدایت اور نیکیوں میں ترقی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

تیسرا طریق اسلام نے یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا معائنہ کیا جائے کیونکہ جب تک کسی چیز کا کامل علم انسان کو نہ ہو اس سے تعلق مکمل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً جس انسان کو علم کی خوبی معلوم نہیں وہ اس کے حصول کی کوشش نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جو شخص زہر کے اثر سے ناواقف ہے وہ زہر سے نہیں ڈر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے اور بدیوں سے بچنے کے لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ کی کامل معرفت ہو جس کے لئے اسلام نے نماز میں ایسی عبارتوں کا پڑھنا ضروری رکھا ہے۔ جن سے انسان پر اللہ تعالیٰ کا پُر جلال اور قابل محبت ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہ بے اختیار اُس کے حضور گر جاتا ہے اور اس کا دل محبت اور خوف سے بھر جاتا ہے۔ کیونکہ جب اس کے سامنے ایک ہی وقت میں اللہ تعالیٰ کے احسانات پیش کئے جاتے ہیں اور نافرمانی اور قطع تعلق کے نتائج سے آگاہی کی جاتی ہے تو اس پر ایک ایسی انفعالی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ بے اختیار اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ادنیٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ تو یہ سمجھے کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے اور اعلیٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ تو یہ سمجھے کہ تو اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف نماز اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں نماز کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ عملی زندگی میں وہ انسان کو فحشاء اور منکر سے روکے۔ گویا اصل مقصود یہ تھا کہ انسان فحشاء اور منکر سے رُکے۔ اور رُوحانی لحاظ سے نماز کی غرض یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے سامنے آ جائے۔ اور وہ یہ سمجھے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ العنکبوت صفحہ ۲۳۳، ۲۲۵)

گمشدہ سائیکل

مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب کا سائیکل ٹورنامنٹ کبڈی کے ایام میں کوئی دوست اٹھا کر لے گئے ہیں اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو چوہدری صاحب موصوف کو تعلیم الاسلام کالج میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ (احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

ناصرات الاحمدیہ سے حضرت سیّدہ اُم متین صاحبہ کا خطاب

ربوہ ۱۸ اخاء۔ آج صبح احمدی مستورات کی مرکزی تنظیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ آج صبح تک پاکستان کے طول و عرض کے ۸۰ مقامات سے ۳۶۰ نمائندگان ربوہ پہنچ چکی ہیں۔ اور ابھی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

اجتماع کا پہلا دن احمدی بچیوں کی تنظیم — ناصرات الاحمدیہ کے لئے مخصوص ہے چنانچہ آج صبح مرکز سلسلہ اور بیرون جات سے آنے والی احمدی بچیاں جوق در جوق دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے ملحقہ کھلے میدان میں جمع ہوئیں۔ صبح سات بجے سے ۸ بجے تک ان کی کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ بعد ازاں آٹھ بجے صبح افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم اور عہد دہرانے کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر حضرت سیّدہ اُم متین صاحبہ مدظلہا العالی نے ناصرات سے خطاب فرمایا۔ جس کے بعد پروگرام کے مطابق مختلف دینی اور علمی مقابلے شروع ہوئے آپ نے اپنے خطاب میں بچیوں کے سامنے سچائی۔ دیانتداری محنت اوقات کی پابندی اور صفائی کو ملحوظ رکھنے کا پانچ نکاتی پروگرام پیش کیا۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ سالانہ اجتماع تین دن تک جاری رہے گا

ولادت

مکرم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ ستمبر ۱۹۶۸ء کو فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مظفر احمد تجویز فرمایا ہے مولود حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا نواسہ اور ملک عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ملک رفیق احمد ربوہ)

ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احباب جماعت کو علم ہے کہ کافی عرصہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور جماعت کے تعاون سے غریب و نادار مریضان کا علاج صدقات کی ان رقوم سے کیا جاتا ہے جو احباب وقتاً فوقتاً بھجواتے رہتے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اب کچھ عرصہ سے رقوم بہت کم آ رہی ہیں۔ لہٰذا خاکسار اس اعلان کے ذریعہ پھر احباب جماعت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ وہ صدقات کی رقوم برائے علاج نادار و غریب مریضان زیادہ سے زیادہ بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے تمام ایسے احباب جو رقوم بھجواتے رہتے ہیں کے لئے التزام سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ان احباب کا ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

والی بال کے دوستانہ میچ

فضل عمر والی بال کلب ربوہ نے سردار پور نون ضلع سرگودھا میں مورخہ ۱۰/۸/۶۸ دوستانہ میچ اور مورخہ ۱۱/۸/۶۸ ایک اعلیٰ سطح کا دوستانہ میچ کھیلا بفضل تعالیٰ فضل عمر کلب نے یہ میچ جیت لئے۔ اور نہایت شاندار کھیل اور سنجیدہ مذاق و اخلاق کا مظاہرہ کیا کھیل اور اخلاق سے لوگ کافی متاثر ہوئے۔

عطاء اللہ ہیڈ ماسٹر۔ ہائی سکول سردار پور نون۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷